فون نمبر ۹۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۷ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۷ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۸۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

کل یہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے ایک نہایت ہی ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے اپنا ایک مبشر خواب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی القا کردہ تفہیم بیان کرنے کے بعد احباب کو قرآن مجید کے علوم سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی تحریک اور وقف عارضی کی تحریک کی عظمت و اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے بہشتی مقبرہ اور تحریک وصیت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ موصی صاحبان کا خود قرآنی علوم سیکھنے انہیں دوسروں کو سکھانے اور دنیا میں قرآنی نور کو پھیلانے کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ چنانچہ حضور نے جماعت میں موصی صاحبان کی ایک علیحدہ تنظیم کے قیام کا اعلان فرمایا۔ اور انہیں اس امر کا پابند فرمایا کہ ان ہر دو تحریکوں کو کامیاب بنانا ان کی ذمہ داری ہوگی وہ خود قرآنی نور سے اپنی زندگیوں کو منور کریں اور دوسروں کو بھی اس سے منور کرنے میں کوشاں رہیں۔

ربوہ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۴ اگست ۱۹۶۶ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم بھائی مرزا برکت علی صاحب کے فرزند مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نکاح محترم مرزا برکت علی صاحب آف آبادان ایران کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ جد و جہد کرتا رہے

"پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے، نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگاوے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصول دنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے۔ بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے ولیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جد و جہد سے کام کرے جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنالو۔ دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کیلئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولتمندوں کو بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقعہ نہیں ملتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفہ اولؓ نے جو مال تجارت رکھتے تھے مسلمان ہو کر لانظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفہ اولؓ ہوئے۔" (الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۱ء)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا:-

"ہم نے کلمہ اسلام (کی اشاعت و استحکام) کے لئے اس فاؤنڈیشن کو جاری کیا ہے۔"

فاؤنڈیشن کے لئے آپ کا عطیہ کلمہ اسلام کے استحکام کا باعث ہوگا۔ اور اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد سے اپنے لئے اجر عظیم حاصل کرنے والے ہوں گے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ راگست ۱۹۶۶ء

اس زمانہ میں فتح اسلام کے ذرائع

افسوس ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات نے صدر اول کی فتح مبین اور آخری زمانے کی فتح اسلام کے حصول کے جو مختلف ذرائع قرآن مجید نے سورۃ توبہ اور سورہ صف میں بیان کئے ہیں۔ ان پر غور نہیں کیا۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ جن ذرائع سے صدر اول میں فتح ہوئی تھی۔ انہی ذرائع سے آخری زمانہ میں بھی فتح اسلام ہوگی۔ حالانکہ سورہ صف میں اختلاف ذرائع کے متعلق اللہ تعالےٰ نے اشارۃً وضاحت فرمادی ہے۔ اول تو وہ بات جو ہم نے گزشتہ اداریہ میں بیان کی ہے کہ سورۃ توبہ ۳۳ اور سورۃ صف ۹ کے الفاظ میں جو ایک جگہ فرق ہے اسی سے اختلاف ذرائع کا استنباط کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اس سے بھی واضح بات ہے جو سورۃ صف میں ان ذرائع کے اختلاف کو بیان کرتی ہے وہ بنی اسرائیل کے دو انبیا کا ذکر ہے۔ یعنی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت جو بنی اسرائیل کو فتح حاصل ہوئی تھی۔ وہ تلوار سے ہوئی تھی۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو جو اس سلسلہ کے آخری نبی اور رسول ہیں ان کو پُرامن ذرائع سے فتح حاصل ہوئی۔ سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے تلوار کی بجائے استدلال اور تمثیلوں سے کام لیا۔ اور باوجود اس کے جیسا کہ متداولہ اناجیل اربعہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ نے تلواریں خریدنے کا حکم دیا۔ مگر تلوار استعمال نہیں کی۔ اور اپنی قربانی دے کر صلیب کی تکلیف برداشت کی۔ لیکن چونکہ تورات کے قانون کے مطابق لکڑی پر چڑھ کر مارا جانا لعنتی موت تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس رسوائی سے بچا لیا اور آپ کی دعا قبول کرلی۔ جو آپ نے گرفتاری سے پہلی رات جاگ کر مانگی تھی۔

الغرض حضرت موسےٰ علیہ السلام کی فتح اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فتح میں ذرائع کا جو اختلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سورۃ صف میں دونوں کا ذکر کرکے اس زمانے کے بگڑے ہوئے مومنین کو بطور پیشگوئی کے سمجھایا ہے کہ آخری زمانہ میں جو فتح اسلام ہوگی وہ تلوار سے نہیں بلکہ پرامن ذرائع سے ہوگی۔

یہاں ایک بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے تاکہ غلط فہمی نہ ہو کہ فتح اسلام سے مطلب خالص اسلامی اصولوں کی فتح ہے۔ مسلمان جو جنگ ملکی دفاع کے لئے کرتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ ضروری ہے۔ اور چونکہ وہ اپنے ملکی دفاع کے لئے جنگ کی جاتی ہے۔ اس کو بھی جہاد ہی کہا جائے گا۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ حب الوطن من الایمان اور کہ اپنی ملکیت کو بچانے کے لئے جنگ بھی جہاد ہی ہے۔ یہاں ہم جس فتح اسلام کا ذکر کر رہے ہیں۔ وہ سائنس فلسفہ اور دوسرے ادیان پر اسلام کی عالمگیر فتح کا ذکر ہے۔ اس لئے آخری زمانہ کی اس جنگ میں جہاد اکبر کی ضرورت ہے یعنی قرآن کریم کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا اور ان کو اسلامی اصولوں کی برتری کا قائل کرنا۔ یہ جہاد مسلمانوں کے ملکی دفاعی جنگوں سے علیحدہ ہے اور یہ کسی قوم یا ملک کے ساتھ وابستہ نہیں بلکہ اس کا دائرہ عالمگیر ہے۔

جو مسلمان اپنے اپنے وطن کے دفاع کی خاطر جہاد کرتے ہیں وہ برحق ہیں۔ لیکن تبلیغ و اشاعت اسلام کی مہم عالمگیر حیثیت رکھتی ہے اسلام کا خدا رب العالمین اسلام کا رسول رحمۃ للعالمین اور اسلام کی کتاب ذکر للعالمین ہے۔ یہ مہم جغرافیائی قومی اور ملکی حدود سے بالا ہے۔ البتہ یہ مہم وطنی دفاع کے جہاد کی حریف نہیں ہے بلکہ اس کی حلیف ہے۔

افسوس ہے کہ فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض مسلمان اہل علم حضرات اسلام کو سیاست اور سیاست کو اسلام بیان کرکے دونوں چیزوں کو خلط ملط کر رہے ہیں۔ اور اپنے ہی وطن میں ایسی سرگرمیاں دکھا کر اپنی حکومت کو زچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ میکیاولی سیاست سے متاثر ہو کر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً کبھی تو کہتے ہیں کہ عورت سربراہ حکومت نہیں ہو سکتی۔ مگر دوسرے وقت اس کو بعض سوفسطائی استدلال کرکے جائز قرار دے دیتے ہیں۔ اگر یہ لوگ سورۂ صف کا غور سے مطالعہ کرکے اپنے ذہنوں کو صاف کرلیں۔ تو ان کو ایسی متضاد باتیں کرنے کی ضرورت نہ رہے

الغرض سورۂ صف میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ذکر سے یہی غرض ہے کہ آخری زمانے کے مسلمانوں کو سمجھایا جائے کہ اب اسلامی اصولوں کی فتح تلوار کے جنگ وجدل سے وابستہ نہیں رہی۔ صدر اول میں چونکہ اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار سے کام لیا گیا تھا۔ اس لئے تلوار سے ہی سزا دی گئی۔ موجودہ زمانے میں کفار اسلام کے خلاف سائنس اور فلسفہ اور عقلیت کے ہتھیار لے کر اٹھے ہیں۔ اس لئے اس میدان میں ان کو شکست بھی دی جائے گی۔ لیکن ہر اسلامی ملک کے باشندوں کا فرض ہے کہ اپنے اپنے ملک کے دفاع کے لئے یا اپنے بھائیوں کے ملک کے دفاع کے لئے انہی ہتھیاروں سے میدان میں نکل کر جہاد کریں جن ہتھیاروں سے دشمن ان کے یا ان کے بھائیوں کے وطن کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ مگر یہ جہاد اسلامی ممالک کے لحاظ سے انفرادی ہے۔ اسلام کی فتح کی عالمگیر مہم وہ ہوگی۔ جس میں تمام مسلمان ممالک اور اقوام ایک جماعت بن کر کفر و الحاد کا مقابلہ کریں گے۔ دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر یہ مہم اسی وقت صحیح راستہ پر چل سکتی ہے۔ جب اسلام کو وطنی سیاستوں سے علیحدہ رکھ کر عالمگیر انداز سے چلایا جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہیں :۔

”پس جماعت کا جو مفہوم ہے۔ اس وقت اس کے مطابق مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں حکومتیں ہیں جن میں سے سب سے بڑی پاکستان کی حکومت ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب قائم ہوئی ہے۔ لیکن اسلام پاکستان کا نام نہیں۔ نہ اسلام مصر کا نام ہے۔ نہ اسلام شام کا نام ہے۔ نہ اسلام ایران کا نام ہے۔ نہ اسلام افغانستان کا نام ہے۔ نہ اسلام سعودی عرب کا نام ہے۔ اسلام تو اس رشتۂ وحدت کا نام ہے۔ جس نے سارے مسلمانوں کو یکجا کر دیا تھا۔ اور ایسا کوئی نظام اس وقت دنیا میں موجود نہیں۔ پاکستان کو افغانستان سے ہمدردی ہے۔ افغانستان کو پاکستان سے ہمدردی ہے لیکن نہ پاکستان افغانستان کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہے۔ نہ افغانستان پاکستان کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہے۔ دونوں کی سیاست الگ الگ ہے۔ اور دونوں اپنے اندرونی معاملات میں آزاد ہیں۔ یہی حال افراد کا ہے۔ افغانستان کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں۔ پاکستان کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں۔ مصر کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں۔ ان کو ایک لڑی میں پرونے والی کوئی چیز نہیں۔ پس اس وقت مسلمان بھی ہیں۔ مسلمانوں کی حکومتیں بھی ہیں۔ اور ان میں سے بعض حکومتیں خدا تعالےٰ کے فضل سے مضبوط ہو رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی مسلمان ایک جماعت نہیں۔ فرض کرو پاکستان کا بیڑہ اتنا مضبوط ہو جائے کہ تمام بحر الہند میں حکومت کرنے لگ جائے۔ اس کی فوج اتنی مضبوط ہو جائے کہ ہندوستان یونین اس سے کانپنے لگ جائے اس کی اقتصادی حالت اتنی بڑھ جائے کہ دنیا کی منڈیوں پر اس کا قبضہ ہو جائے بلکہ اس کی اتنی طاقت بڑھ جائے کہ امریکہ کی طاقت سے بھی بڑھ جائے۔ تو کیا ایران شام فلسطین اور مصر اپنے آپ کو پاکستان میں مدغم کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے ظاہر ہے کہ نہیں وہ پاکستان کی عظمت کا اقرار کرنے کے لئے تیار ہوں گے وہ اس سے ہمدردی کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ مگر وہ اپنی ہستی کو اس میں مٹا دینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے“۔

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۱-۲۲)

اولاد کی تربیت

— • اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

— • آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ کو جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

خطبہ جمعہ

وہ خدا جس کی رضا میں دائمی خوشحالی ہے قرآن کریم کی اتباع کے بغیر ہمیں ہرگز نہیں مل سکتا

میں دوستوں کو پھر متوجہ کرتا ہوں کہ قرآن کریم کا پڑھنا اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سلسلے میں ہم اپنی کوشش اپنی جدّوجہد اور مجاہدات کو کمال تک پہنچا دیں

قرآن کریم کے معارف کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۲۴۔ جون ۱۹۶۶ء

—— مرتبہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری ——

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آجکل ہمیں

ضلالت اور گمراہی کا جو دور دورہ

نظر آتا ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی نظر میں قرآن شریف کی عزّت اور عظمت باقی نہیں رہی۔ دینی اور دنیوی فلسفوں سے مرعوب ہو کر لوگ کلماتِ قرآنی سے غافل ہو چکے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ وہ خدا جس کے ہاتھ میں نجات اور جسکی رضا میں انسان کی دائمی خوشحالی ہے وہ قرآن کی اتباع کے بغیر ہرگز نہیں مِل سکتا۔

پس آج مَیں پھر دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ

قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا

اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے۔ اس کے متعلق پہلے بھی مَیں نے جماعت کو متوجہ کیا تھا اور بہت سی جگہوں پر قرآن کریم کے سیکھنے سکھانے کا انتظام انفرادی طور پر بھی اور خاندانی اور جماعتی طور پر بھی کیا گیا ہے۔ اور بہت سی جگہ بڑے خوشکن نتائج بھی نکلے ہیں لیکن ابھی ہم نے اس اہم مقصد کے حصول کی طرف وہ توجہ نہیں دی جو جماعت کو [illegible] دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے متعلق

سورۂ واقعہ میں فرماتا ہے

انہ لقرآن کریم فی کتاب مّکنون لایمسّہ الا المطھرون تنزیل من رب العٰلمین افبھٰذا الحدیث انتم مدھنون وتجعلون رزقکم انکم تکذبون۔

ان میں سے پہلی چار آیات انّہٗ لقرآن کریم فی کتاب مکنونٍ لایمسّہ الا المطھرون تنزیل من ربّ العٰلمین۔ ہم میں سے ہر ایک آیت کا تعلق ان امّھات الصفات میں سے ایک ایک صفت کے ساتھ ہے جو سورۂ فاتحہ میں بیان کی گئی ہیں۔ انہٗ لقرآن کریم کا تعلق مالکیتِ یوم الدین سے ہے۔ فی کتاب مکنون کا تعلق رحیمیت کی صفت کے ساتھ ہے اور لایمسّہٗ الا المطھرون کا تعلق رحمانیۃ کی صفت کے ساتھ ہے۔ اور تنزیل من رب العٰلمین کا تعلق جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے تصریح فرما دی ہے ربوبیت عالم سے ہے۔

انہ لقرآن کریم فرمایا یہ قرآن ہے۔

قرآن کے معنی ہیں

وہ کتاب جس میں سابقہ کُتب کا خلاصہ اور اصولی ہدایتیں جمع ہوں نہ صرف سابقہ کتب سماویہ کا خلاصہ بلکہ تمام علوم حقہ صحیحہ کے اصول اور بنیادی باتیں اور ہدایتیں بھی جس میں جمع کر دی گئی ہوں۔ تو قرآن شریف کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں تمام کُتب سابقہ سماویہ کی بنیادی صداقتیں جمع کر دی گئی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ تمام علوم صحیحہ حقہ کے متعلق جو بنیادی باتیں تمہیں خدا کا ایک بندہ ہونے کی حیثیت سے جاننا ضروری ہیں ان کو بھی اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔

کریم۔ کا لفظ

جب کسی کتاب کے متعلق بولا جائے تو اس کے معنے ہوتے ہیں وہ کتاب جو اپنے معانی اور فوائد کے لحاظ سے اس خصوصیت کی حامل ہے کہ وہ فطرتِ صحیحہ انسانیہ کی تسلّی کا موجب ہو۔ حتیٰ کہ اس کے بعد فطرت کسی اور چیز کی طرف احتیاج محسوس نہ کرے۔

مَیں نے بتایا ہے کہ اس آیۃ (انہ لقرآن کریم) کا تعلق صفت مالکیت یوم الدین سے ہے۔ ویسے مالکیت یوم الدین کی صفت اپنی وسیع اور کامل تجلّی کے لئے عالم معاد کو چاہتی ہے اس لئے اس کی تجلّیٔ عظمیٰ دنیا میں اپنی کامل شکل میں ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کیلئے یومِ حشر چاہیئے جس دن کہ یہ مادی سامان اور مادی پردے حائل نہ ہوں اور ہر چیز واضح طور پر انسان کے سامنے آسکے۔ تاہم اس عالم مادی کے دائرہ کے مطابق اس کی تجلّی ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہم نے دو جنتیں بنائی ہیں ایک کا تعلق اس دنیا کے ساتھ ہے اور ایک کا تعلق اخروی زندگی کے ساتھ ہے۔ اسی طرح کافر کے لئے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے دو جہنم بنائے گئے ہیں۔ ایک وہ جہنّم جس کا تعلق اس دنیا کے ساتھ ہے اور ایک وہ جہنّم جس کا تعلق اخروی زندگی کے ساتھ ہے۔ اور جنّت اور جہنّم میں جانے سے پہلے یومِ حساب کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جزاء و سزاء کے فیصلہ کے بغیر جزاء و سزا کا نفاذ کیسے ہو سکتا ہے۔

اِس دُنیا میں بھی یوم حساب ہے

چونکہ وہ اِس مادی دنیا کے اندر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے اس لئے انسان پر اس کی پوری طرح وضاحت نہیں ہو سکتی۔ اگر انسان اس دنیا میں جنّت کی نعماء سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے کسی حسنہ عمل کے متعلق حساب اور فیصلہ کرے گا۔ اس کو نعمت سے حصہ ملے گا اور اگر اس کو اس دنیا میں جہنّم کا مزا چکھایا جاتا ہے تو اس کا پہلے حساب ہو گا پھر اسے اس کا مزا چکھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنّ بطش ربک لشدید
انہ ھو یبدئ ویعید

کہ مالکیت یوم الدین کا غضب اور قہر کی جو تجلی ہے وہ بڑی سخت ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی گرفت بڑی کڑی ہوتی ہے۔ وہ دنیا کے عذاب شروع ہونے سے پہلے حساب لیتا ہے اگر کوئی ایک عذاب کی وجہ سے باز نہ آئے تو وہ دنیا پر عذاب کو دہراتا ہے۔

یوم معاد میں

تو سارے جہانوں کے انسانوں کا حساب شاید سیکنڈ کے کروڑویں حصہ میں ہو جائے بلکہ وہاں وقت کا اطلاق ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ دنیا وقت سے آزاد ہے۔ لیکن یہ دنیا جو زمان اور مکان کی حدود میں بندھی ہوئی ہے اس میں مختلف اوقات میں مختلف قوموں اور افراد کا حساب ہوتا ہے اور وہ اپنے اعمال کے مطابق اس دنیا کے جہنم یا جنت سے حصہ لیتے رہتے ہیں۔

پس قرآنٌ کریمٌ کے معنی ہیں ایسی کتاب کہ جس کے معانی اور فوائد اس قسم کے ہیں کہ اس کے بعد انسانی فطرت کو کسی اور کتاب کی احتیاج اور ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے اس سے اچھی کتاب کا تصور ممکن ہی نہیں۔ سب سے اچھی کتاب، سب سے خوبصورت کتاب، سب سے فائدہ مند کتاب اور سب سے زیادہ معانی سے پُر یہ کتاب ہے۔ کیونکہ یہ کتاب کریم ہے اس لئے اس کی اتباع کے نتیجہ میں جو بدلہ ہمیں ملے گا وہ بدلہ بھی عقلاً اجرِ کریم ہونا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہم

اس کی اتباع کے نتیجہ میں

اجرِ کریم دیں گے۔ فرمایا

تحیتھم یوم یلقونہ
سلامٌ واعدّ لھم
اجراً کریماً۔

اس آیت سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ آپ کے خاتم النبیین ہونے کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر دنیا میں بلند ہوگا۔ اور آپ کو ایسی جماعت دی جائے گی جو اس کی یاد میں صبح و شام مشغول رہنے والی ہوگی اور قرآن کریم کی پیروی کرنے والی ہوگی۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں اجر کریم ملے گا۔

فرمایا کہ جب یہ لوگ اجر دئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ان کا حساب کرے گا اور پھر خدا کا تحفہ سلامتی کی شکل میں انہیں ملے گا۔

یہ اجر، اجر کریم ہوگا

بڑی عزت والا ہوگا اور ایسا بدلہ ہوگا کہ وہ خود بتا رہا ہوگا کہ خدا ان سے راضی ہے اور ان کے دل اور روح پکار رہی ہوگی کہ وہ اس بدلہ سے راضی ہوئے ہیں۔ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ۔

پس ان کے لئے قرآن کتابِ کریم ہے اس سے بہتر کتاب دنیا میں نہیں ہو سکتی اس لئے اس کی اتباع کے نتیجہ میں جو بدلہ دیا جائے گا وہ بھی اجرِ کریم ہوگا اور جو بدلہ دینے والی ذات ہوگی وہ "ربِّ کریم" ہے اسی طرح فرمایا:۔

انما تنذر من اتبع الذکر
وخشی الرحمٰن بالغیب
فبشرہ بمغفرۃ و
اجر کریم۔

الذکر قرآنی محاورہ میں خود قرآن کریم کو کہا گیا ہے۔ فرمایا جو قرآن کریم کی اتباع کرنے والا ہے اسے تُو اے نبی! مغفرت اور اجرِ کریم کی بشارت دیدے۔

مغفرۃ کے معنی

در اصل کریم کے اندر پائے جاتے ہیں اور اس کا جزو لازمی ہے۔ کیونکہ انعام وہاں شروع ہوتا ہے جہاں مغفرۃ ختم ہوتی ہے۔ جب تک گناہوں کی معافی نہ ہو انعامات کے حصول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی واسطے کریم کے لغوی معنوں میں مغفرۃ کا مفہوم آجاتا ہے۔ کریم کے معنی ہیں صفیح اور صفیح کے معنی ہیں گناہوں کو معاف کرنے والا، درگزر کرنے والا۔

تو فرمایا کہ جو شخص اس الذکر یعنی قرآن کریم ایسی کتاب سماوی کی جو اپنے اندر صفت کریم رکھتی ہے اتباع کرتا ہے اس کو میری طرف سے بشارت دے دو مغفرت کی بھی اور ایسے بدلے کی بھی کہ جس کے بعد انہیں کبھی خواہش پیدا نہ ہوگی کہ کاش ہمیں کچھ اور مل جاتا۔

میں نے بتایا ہے کہ

بدلہ دینے والی ذات

بھی ربِّ کریم ہے۔ فرمایا

یا ایھا الانسان ماغرک
بربک الکریم الذی
خلقک فسوّٰک فعدلک
فی ایّ صورۃ ما شاء
رکبک کلّا بل تکذّبون
بالدّین ۝

یعنی اے انسان! تجھے کس نے تیرے رب کے بارہ میں مغرور اور دھوکا خوردہ بنا دیا۔ تجھے جرأت کیسے ہوئی؟؟

ماغرک بربک الکریم کے معنی ہیں کہ تیرے اندر اس کے خلاف کھڑا ہونے اور اس کی ہدایت کے خلاف عمل کرنے کی جرأت کیسے پیدا ہوئی۔ حالانکہ تیرا رب کریم ہے۔ وہ مغفرت کرنے والا بھی ہے اور غیر متناہی انعامات اور احسانات دینے والا بھی ہے۔ سخی ہے اور پھر سخی بھی ایسا کہ جس کی عطاء کو حدود کے اندر مقید نہیں کیا جا سکتا۔ فرمایا

کلّا بل تکذّبون بالدّین

کہ ربِّ کریم کے خلاف تمہارا مغرور ہونا اور اسکے مقابل جرأت کرکے کھڑے ہو جانے کی

اصل وجہ یہ ہے

کہ تم یوم الدین، یوم حساب اور یوم حشر پر ایمان نہیں لاتے۔ تو انہ لقرآن کریم کا جیسا کہ میں نے بتایا ہے مالکِ یوم الدین سے بڑا گہرا تعلق ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ کتاب جو تمہیں دی گئی ہے اسکے بعد تمہیں کسی اور ہدایت نامہ کی ضرورت نہیں۔ اور وعدہ تم سے یہ کیا گیا کہ اگر تم اسکی اتباع کروگے تو تمہیں ایسا بدلہ ملے گا کہ تمہاری روحیں خوش ہو جائیں گی اور تمہیں کسی اور چیز کی احتیاج محسوس ہی نہ ہوگی۔ اور جو چاہوگے وہ تمہیں دیا جائے گا۔ پھر انسان کو یقین دلایا کہ دینے والے کی طاقتیں اور خزائن محدود نہیں بلکہ وہ رب ہے جس نے ساری دنیا کو پیدا کیا۔ اور نشوونما دیا اور سخاوت اسکی صفات کا ایک حصہ ہے۔ وہ بہت زیادہ دینے والا ہے اور اتنا دینے والا ہے کہ لینے والا راضی ہو جائے لیکن باوجود اسکے تمہارا اسکی ہدایت پر کان نہ دھرنا بتاتا ہے کہ اصل میں تم

جزاء و سزا کے دن

کے منکر ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ اسی دنیا میں تمہاری زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہوگے اور اُخروی زندگی کوئی چیز ہی نہیں۔ اسی لئے کافروں کے نزدیک اللہ تعالیٰ رب نہیں۔ اور اگر وہ کچھ مشتبہ سا تخیل رکھتے بھی ہیں تو وہ اسے کریم نہیں مانتے۔ اور اگر وہ عادتاً خدا تعالیٰ کی بعض صفات کو مانتے بھی ہیں تو اسکی بھی وہ یہ تعبیر کرتے ہیں کہ نہ ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور نہ ہی رب کریم کی ہمیں احتیاج ہے یہی دنیا ہی دنیا ہے۔ یہاں ہی ہم زندہ رہیں گے، یہیں ہم مریں گے اور مٹی میں مل جائیں گے اور جو کچھ ہم نے کرنا ہے اپنے وسائل سے، اپنی عقلوں سے اپنے فکروں سے، اپنی تدبیر اور اپنے فریب سے کرنا ہے رب کریم کی ہمیں احتیاج نہیں۔

غرضیکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ تم یومِ حشر کے قائل نہیں اسلئے تم رب کریم کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کی جرأت کرتے ہو۔

ان آیات سے

ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے

کہ انہ لقرآنٌ کریمٌ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ یہ ایک ایسی ہدایت ہے کہ جس میں تمام صداقتیں اور علومِ حقّہ کے اصول آگئے ہیں اسکے بعد نہ کسی آسمانی ہدایت کی ضرورت ہے اور نہ دنیوی علوم سیکھنے کے لئے کسی اور طرف منہ کرنے کی حاجت۔ ہر لحاظ سے کامل اور مکمل اور انسانی فطرت کو تسلی دینے والی ہے۔ اور جو اسکی اتباع کرتے ہیں ان کو اجرِ کریم ملتا ہے۔ ایسا اجر جو انسان کو خوش کر دیتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے پا لیتا ہے۔ اسے کسی اور کی طرف جانے کی احتیاج نہیں رہتی۔

اور دینے والا وہ ہے جو ربِّ کریم ہے اور کریمیت کا تعلق مالکِ یوم الدّین سے بڑا گہرا ہے کیونکہ مالک ہونے کے لحاظ سے اسکی دو تجلیاں ظاہر ہوتی ہیں:۔

ایک غصہ اور قہر کی تجلّی ان بطش ربّک لشدید اور

ایک رضاء اور خوشنودی کی تجلّی اور یہ کریم کی صفت سے ظاہر ہوتی ہے اور وہ اتنا دیتا ہے اتنا دیتا ہے کہ لینے والے کو سیر کر دیتا ہے۔

پس یہاں

قرآن شریف کی شان

کو قرآن کریم کے الفاظ سے ظاہر کیا گیا ہے یعنے ساری ہدایتوں اور سارے علوم کا جامع ہے اور اس سے بہتر اور احسن اور خوبصورت کتاب کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ اپنی جنس میں سب سے اکمل کتاب ہے اسی لئے اسکی اتباع کرنے والوں کو اجرِ کریم ملتا ہے۔ اور ملتا بھی ربِّ کریم کی طرف سے ہے۔

باوجود ان خوبیوں کے افبھذا الحدیث انتم مدھنون تم اس کلام کے بارے میں منافقانہ رویہ اختیار رکھتے ہو۔ اور تم خیال کرتے ہو کہ اگر ہم نے قرآن کریم کو صحیح رنگ میں ان کفار کے سامنے پیش کیا تو ہمیں شرمندہ ہونا پڑے گا؟؟ مداہنت اور منافقت قریباً برابر ہے۔ اور جو بات آیۃ یخادعون اللہ والّذین اٰمنوا وما یخدعون الّا انفسھم وما یشعرون میں بیان ہوئی ہے وہ ادھان اور مداھنۃ ہی ہے۔ ادھان اور مداھنۃ کے ایک ہی معنی ہیں۔ تو فرمایا کہ کیا تم مداہنت سے کام لیتے ہو، نفاق سے کام لیتے ہو تمہارے دل میں کچھ اور ہے اور ظاہر کچھ اور کرتے ہو۔ اور پھر اتنے عظیم الشان کلام کے متعلق؟!

فرمایا پھر بعض تم میں سے ایسے ہیں وتجعلون رزقکم انکم تکذبون کہ تم نے انکار کو اپنا حصہ بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ کتاب اس لئے نازل

کی تھی کہ تم اس پر ایمان لا کر

ان فوائد اور فیوض کو حاصل کرو

جو اس کی اتباع کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے ہیں۔ مگر تم نے اس کی اتباع سے انکار کیا۔ اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی رب کریم کا فیصلہ تمہارے حق میں خوشی اور رضا کا نہیں۔ بلکہ غصہ اور قہر کا فیصلہ ہوگا۔ اس دنیا میں بھی جہنم تمہارے حصہ میں آئے گی۔ اور اخروی زندگی میں بھی ایک لمبا عرصہ تک تم جہنم میں رہنے والے ہوگے۔

غرضیکہ اس آیت کا تعلق مالک یوم الدین کے ساتھ ہے اور بڑا عظیم الشان مضمون اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد سوال ہوتا ہے کہ

اتنی عظیم الشان کتاب کا علم

ہم کیسے حاصل کریں؟ فرمایا خدائے رحیم کے سامنے جھکو۔ جو انسان کی کوشش اور محنت کو بار آور بناتا ہے۔ کیونکہ یہ قرآن فی کتاب مکنون پردوں میں چھپی ہوئی محفوظ کتاب کے اندر ہے۔ اس کی ہدایتیں غطاء (پردے) کے اندر ہیں مکنون کے معنے ہیں وہ چیز جو ایسے پردے یا مکان میں رکھی جائے۔ جس میں اس کی پوری حفاظت ہو سکے۔

تو فرمایا کہ چونکہ حفاظت کی غرض سے اس کے معنی اور مطالب کو چھپایا گیا ہے۔ پردہ میں رکھا ہوا ہے۔ ان کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں ان پردوں کو اٹھانا پڑیگا مل کے پردوں کو بھی اور دیگر قسم کے جو ہزاروں حجابات ہیں ان کو بھی اگر تم ان پردوں کو اٹھاؤ گے۔ کوشش کرو گے محنت کرو گے تو چھپی ہوئی چیز کو نکال لاؤ گے جیسے کہ کانوں میں چھپے ہوئے جواہر بڑی محنت سے نکالے جاتے ہیں یا سمندر کی تہ میں چھپے ہوئے موتی بڑا گہرا غوطہ لگا کر نکالے جاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو یہ کتاب اور اس کے مطالب اس قابل تھے کہ انہیں ہر لحاظ سے محفوظ رکھا جاتا۔ اس مطلب کی خاطر ہم نے بہت سے پردے اس کے گرد ڈال دئے ہوئے ہیں۔ اگر تم ان مطالب اور معارف تک پہنچنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں مجاہدہ سے کام لینا پڑے گا۔ کوشش کرنی پڑے گی۔ تب وہ خدائے رحیم تمہاری محنت اور مجاہدہ کا نتیجہ نکالے گا۔ اور ایک حد تک تم قرآن کے حقائق حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ ویسے صفت رحیم

اور رحمن پہلو بہ پہلو چلتی ہیں ان کو علیحدہ کر کے صحیح تصور ہمارے دماغ میں نہیں آسکتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ

یہ کتاب مکنون ہے

اس لئے میری صفت رحیمیت سے برکت حاصل کرو۔ اور پوری جدوجہد قرآن کریم کے سیکھنے میں لگا دو اور پوری طرح اس کتاب کریم اور مطہر صحیفہ کی طرف متوجہ ہو اس کے سیکھنے کے بغیر کوئی لمحہ نہ گزارو اور نہ ہی کوئی دقیقہ فروگذاشت کرو ہر وقت اس کے متعلق سوچتے رہو۔ تب تمہاری کوششوں کا نتیجہ نکلے گا اور رحیمیت اپنے جوش میں آئے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خالی رحیمیت کافی نہیں۔ خالی مجاہدہ اور کوشش سے کچھ نہیں بنے گا۔ ظاہری کوششوں سے تم صرف چھلکا ہی حاصل کر سکو گے۔ اگر کوئی عیسائی اپنا وقت خرچ کرے اور عربی سیکھنے کی کوشش کرے اور پھر تمام

قرآن کریم کی وہ تفاسیر

جو عربی زبان میں لکھی گئی ہیں اور وہ تفاسیر جو اردو زبان میں لکھی گئی ہیں پڑھ کر بظاہر ان کے مضامین پر حاوی ہو جائے۔ تو اس علم کی وجہ سے وہ خود بھی قرآن کریم کی تفسیر کر سکے گا۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جو تفسیر براہین احمدیہ میں تحریر فرمائی ہے۔ وہ بھی اسے پڑھ کر بیان کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ صرف ظاہری علم ہے جسے وہ حاصل کر سکتا ہے قرآن کریم کے متعلق صرف ظاہری علم کافی نہیں قرآن کریم کے علوم، اس کی ہدایات، اس کے معارف اور اس کی حکمتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کیساتھ صفت رحمانیت بھی جوش میں آئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

گر بعلم خشک کار دیں بدے
ہر لئیمے راز دار دیں بدے

پس فرمایا کہ ہم نے ہر طرح سے

قرآن کریم کی حفاظت

کی ہے۔ اور کوئی خشک یا ظاہری علم اس کے مغز اور روح کو نہیں پہنچ سکتا اسلئے ضروری ہے کہ تم خدائے رحمٰن کا دروازہ کھٹکھٹاؤ کیونکہ جب تک تم اس کی نگاہ میں پاکیزہ نہیں ٹھہرو گے۔ معارف وحقائق قرآنیہ کا بھی تم پر نزول نہیں

ہو سکتا۔ کیونکہ آیۃ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ کا تعلق صفت رحمٰن سے ہے۔

پھر فرمایا تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ قرآن کریم کی تفاسیر بہت سی ہو چکی ہیں۔ میرے خیال میں کئی سو موٹی موٹی تفسیریں لکھی گئی ہیں ان کے علاوہ لاکھوں صفحات تفسیر کے لکھے گئے ہیں۔ ایک عام سمجھ کا انسان ان تفاسیر کے ڈھیر کو دیکھ کر دل میں خیال کر سکتا ہے۔ کہ جو کچھ قرآن مجید میں تھا مفسرین نے اسے باہر نکال لیا ہے۔ اب کوئی شخص کتاب مکنون سے کوئی نیا مطلب نہیں نکال سکتا۔

اس خیال کی تردید کے لئے فرمایا کہ

صحیفۂ قدرت کو دیکھو

کتنی کثرت سے بڑی بڑی ایجادیں ہوئی بعض لوگوں نے صرف ایک مسئلہ کے متعلق نئی تحقیق پیش کی تو دنیا نے اسے بہت سراہا اور کہا کہ اس نے علم کی بڑی خدمت کی ہے۔ اس نے ساری عمر میں گو ایک راز ہی معلوم کر لیا ہے باوجود اتنی کوششوں کے پھر بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ دنیوی علوم ختم ہو گئے اور کہ انسان صحیفہ قدرت پر پوری طرح حاوی ہو گیا ہے۔ اور کوئی نئی چیز یا ایجاد دریافت نہیں کی جا سکتی

تو فرمایا کہ جس طرح صحیفۂ قدرت میں اللہ تعالیٰ کے غیر محدود اسرار پوشیدہ ہیں اسی طرح قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ کی غیر محدود حکمتیں

اور معارف پوشیدہ ہیں۔ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس لئے جس زمانہ میں بھی تم ہو اور جس ملک میں بھی اللہ تعالیٰ تمہیں پیدا کرے اسی اصول کو مدنظر رکھنا کہ قرآن کریم کا اتارنے والا رب العلمین ہے۔ جس کی صفت تجدید نشوونما اور ارتقاء کو چاہتی ہے

اسلئے دنیا بھی ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی۔ کہیں کی کہیں پہنچ رہی ہے اور ہر نئی منزل پر اسے نئی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ایسے بندے پیدا کر دیتا ہے۔ جو قرآن کریم کے نئے مطالب، معانی اور ... نئے معارف اخذ کر کے اس زمانہ کی نئی الجھنوں کو سلجھانے کی کوشش کرتا ہے چونکہ قرآن کریم کے علوم ختم ہونے والے نہیں۔ قرآن کریم غیر محدود حقائق اور غیر متناہی علوم ودقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسلئے ہر زمانہ کی حاجت کے مطابق وہ کھلتے جاتے ہیں۔ اور ہر زمانہ کے خاص فاسد خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ علوم ایک مسلح فوج کی طرح کھڑے

رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود فرما دیا ہے کہ اس میں وہ سارا سامان موجود ہے جو کسی زمانہ کیلئے درکار ہے۔ اور

ہر ایک زمانہ کی ضرورت حقہ

کے پورا کرنے کا کامل اور مکمل طور پر متکفل ہے جیسے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زمانہ میں خود مشاہدہ کی ہے۔

غرضیکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کتاب کا تعلق ہماری صفت رب العلمین سے بھی ہے۔ جس طرح عالم ابتدائی دور میں تھے۔ اور پھر ان میں سے ہر ایک آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے اسی طرح قرآن کریم کے علوم بھی منزل بمنزل نئے سے نئے نکلتے چلے آئیں گے اور دنیا یہ دیکھ سکے گی کہ جہاں ایک مسئلہ پیش آیا لیکن قرآن کریم نے ہمارے سامنے اس کا حل پیش نہیں کیا۔ اسلئے اگر کسی جگہ تم رکتے ہو یا الجھتے ہو تو اس میں تمہارا قصور ہے تم ربوبیت عالمین کا دروازہ کھٹکھٹاؤ اور اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے دامن کو پکڑو خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزانہ طور پر جھکو اور کہو کہ اے خدا! تو نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ میں رب العلمین ہوں اور یہ کتاب میری طرف سے نازل ہوئی ہے۔ میری اس صفت کے ماتحت جہاں عالمین ارتقائی دوروں میں سے گزر رہے ہیں وہاں

قرآن کریم کے علوم

بھی نئے سے نئے دنیا پر کھلتے رہیں گے۔ آج ضرورت بعض مسائل کے حل کرنے کی ہے تو ہماری عقلوں کو منور فرما اور ہمارے لئے ایسے دروازے کھول جو ہمیں تیرے تک پہنچا ئیں۔ اور ان سے ہمیں قرآن کریم کا وہ نور حاصل ہو جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے

پس ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی عظمت کو بیان کیا ہے اور قرآن کریم کے معارف کے حصول کے لئے جن صفات سے برکات حاصل کرنے کی ضرورت ہے انہیں بھی بیان فرمایا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ

انفرادی اور جماعتی طور پر

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اپنی کوشش، اپنی جدوجہد اور مجاہدات کو کمال تک پہنچائیں۔ اور جو منصوبہ قرآن کریم کو سیکھنے سکھانے کا جماعت میں جاری کیا گیا ہے۔ اس سے غفلت نہ برتیں۔

اس موقع پر میں ان عزیزوں اور بھائیوں سے بھی اپیل کرنا چاہتا ہوں۔ جن کا مختلف درسگاہوں سے طالب علم یا استاد کا تعلق ہے۔ کہ اپنی چھٹیوں میں سے اگر آپ دو ہفتے قرآن کریم کو پڑھانے کے لئے وقف کر دیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائیگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نیک کام کے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے

ٹیڈی ازم اور فیشن پرستی کی وباء

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت نظارت ہذا نے الفضل ۱۲ فروری ۶۳ء میں ایک مختصر نوٹ شائع کروایا تھا۔ اس میں بعض مذموم غیر اسلامی رسوم کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ اس ضمن میں ٹیڈی ازم کے متعلق ذکر کیا تھا کہ ہماری جماعت کے نوجوان طلباء اور طالبات کو اس سے بچ کر رہنا چاہیئے اور بتایا تھا کہ ٹیڈی ازم کی رسم اور طریق نہایت درجہ مذموم ہے۔ اور اس سے اخلاق پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

گذشتہ مجلس مشاورت میں اسبارہ میں تجویز پیش ہوئی۔ ذیل میں وہ تجویز اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد احباب کی توجہ اور تعمیل کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

تجویز۔ موجودہ زمانہ میں ٹیڈی ازم اور فیشن پرستی کی وباء تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ جس کا اثر جماعتوں کے بچوں اور بچیوں پر بھی ہے اس رجحان کو سختی سے روکنے کے لئے مقامی جماعتوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔

سب کمیٹی کی رائے اور بعض نمائندگان کے خیالات سننے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"ٹیڈی ازم فیشن پرستی کے خلاف بڑی بھاری اکثریت دوٹ دے رہی ہے ہمارے احمدی نوجوانوں کی اکثریت ایسا ہے۔ جو یہ چیزیں پسند نہیں کرتی الا ماشاءاللہ۔ بعض ایسے بھی ضرور ہیں۔ جو اس رَو میں بہ رہے ہیں ان کو ہمیں سنبھال لینا چاہیئے۔ یہ اس قسم کا پیچیدہ مسئلہ نہیں جو حل نہ ہو سکے۔ لیکن یہ احساس جماعت میں ہر وقت بیدار رہنا چاہیئے کہ ہم سادہ اور بے تکلف زندگی بسر کرنے والی قوم ہیں۔ ہم ان بداثرات کو اپنے ماحول میں نہیں گھسنے دیں گے۔"

حضور کا ارشاد واضح ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ وہ ہر جگہ اپنی تنظیم کو مضبوط کریں۔ اور ہر پرانی یا نئی پیدا ہونے والی رسوم کا قلع قمع کرتے رہیں سکرٹریان اصلاح و ارشاد اپنی ماہوار رپورٹ میں اسبارہ میں خاص طور پر ذکر کیا کریں۔ نوجوان طلباء اور طالبات ہمارے خاص مخاطب ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے انہیں احمدیت کی نعمت سے مالامال کیا ہے تو ان کو چاہیئے۔ کہ اسلامی ماحول پیدا کریں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ من تشبہ بقوم فھو منھم۔ کہ جو شخص کسی قوم سے تشبہ اختیار کرتا ہے۔ تو اس کا شمار ان ہی سے ہوتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوانوں میں دیندار کی روح پیدا کرے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ برائے توجہ میٹرک پاس } ملک کو ایگریکلچرل انجینئرس کی اشد ضرورت ہے۔ ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور میں اور دیگر ایگریکلچرل اداروں میں داخلے کرا اپنی کیریر بنائیں۔ چار نمبر ایگریکلچرل گریجوایٹس کی ملک کی ضرورت ہے۔ ایک روپے کا پوسٹل آرڈر بنام رجسٹرار ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور بھیجکر پراسپکٹس طلب کریں

(پ۔ٹ ۲۷/۷/۶۶)

۲۔ ریلوے بی کلاس اپرنٹس مکینکس } اسامیاں ۱۰۰۔ چار سالہ ٹریننگ ریلوے ورکشاپس و گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ لاہور میں۔ تحریری امتحان مقابلہ (۱) انگلش کمپوزیشن (۲) ریاضی (میٹرک کا معیار)

وظیفہ دوران ٹریننگ سال اوّل تا چہارم بالترتیب ۵۵/- ۶۵/- ۷۵/- ۸۵/- ماہوار

شرائط: میٹرک (فزکس کیمسٹری۔ ریاضی ڈرائنگ) یا جونیئر کیمرج۔ ریلوے ملازمین کے بیٹے۔ پوتے یا بھائی۔ عمر ۱/۹/۶۶ کو ۱۵ تا ۲۵

درخواستیں مجوزہ فارم میں معرفت دفتر روزگار ۲۰/۸/۶۶ تک بنام وائس چیئرمین (پرسانل) پی ڈبلیو آر۔ ایمپریس روڈ لاہور۔ پراسپکٹس و فارم انسٹیٹیوٹ سے (پ ٹ ۲۸/۷/۶۶)

۳۔ مستقل کمشن ٹیکنیکل برانچ پی اے ایف دوران ٹریننگ تنخواہ ۱۸۰/-

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

نبی سر روڈ

تلاوت:۔ مکرم محمود احمد صاحب نسیم (معلم وقف جدید) نے کی

نظم:۔ مکرم چوہدری محمد خاں صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نبی سر روڈ نے خوش الحانی کے ساتھ پڑھی بعدہٗ مکرم قریشی عبد الرحمان صاحب نے اتقائے الہٰی سے متعلق تقریر فرمائی۔ مکرم غلام رسول صاحب بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نبی سر روڈ نے۔ دعاؤں پر زور دیتے ہوئے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے نمونہ پر چلنے کی تلقین کی۔

مکرم مولوی محمد اکبر صاحب۔ فضل شاہد مربی سلسلہ نے اخرین منھم کی تفسیر بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قیمتی ملفوظات سے اقتباسات سنا کر جماعت کو حضور کی خواہش کے مطابق چلنے کی تلقین فرمائی۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب جماعت کو اخلاص سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(عبد الرشید عابد۔ معلم وقف جدید)

بشیر آباد

مورخہ ۳۰ جولائی بروز ہفتہ ۹ بجے شب جماعت احمد بشیر آباد کے زیر اہتمام شریف آباد کے مقام پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری غلام احمد صاحب نے ادا فرمائے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبد العزیز صاحب (وقف عارضی)۔ مکرم حیدر علی صاحب (جامعہ) اور عزیز منیر احمد صاحب متعلم دہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ۔ اسوۂ حسنہ اور بلند مقام پر تقاریر فرمائیں۔ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نظم "عبک الصلوٰۃ علیک السلام" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔

آخر میں صاحب صدر نے تقریر فرمائی اور جلسہ ۱۱ بجے دعا پر برخواست ہوا۔ جلسہ میں بشیر آباد۔ شریف آباد۔ وسیم آباد۔ مبارک آباد جلیانی اور محمد پور کے احباب دو صد کے قریب شامل ہوئے۔ خاکسار محمد صادق سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ بشیر آباد

لفظ "ڈاکٹر" کا استعمال

احباب کی اطلاع کے لئے صدر مملکت کے آرڈیننس ۱۹۶۲ء متعلقہ ایلوپیتھک سسٹم آف میڈیسن سے ضروری اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) کوئی شخص جو ایلوپیتھک۔ ہومیوپیتھک۔ آیورویدک۔ یونانی یا کسی دوسری سسٹم آف میڈیسن میں پریکٹس کر رہا ہو اپنے نام ایڈریس یا اپنے کاروبار کا نام اور ایڈریس کے ساتھ لفظ "ڈاکٹر" یا اسکے مشتقات وغیرہ کا یہ جتانے کے لئے کہ وہ میڈیسن میں پریکٹس کرنے کا استحقاق رکھتا ہے استعمال نہیں کر سکتا۔ جبتک وہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر نہ ہو۔ "رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر" کے معنی وہ شخص ہے جو میڈیکل کونسل آرڈیننس ۱۹۶۲ء کے ماتحت رجسٹرڈ ہو۔

اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنیوالا کو ایک سال تک کی قید یا زیادہ سے زیادہ دو ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں کی سزا ہو سکتی ہے۔

(خاکسار:۔ ڈاکٹر کیپٹن محمد منان پنشنر از ربوہ)

۴ کمشن ملنے پر بطور پائلٹ آفیسر ۵۰۰/-

شرائط: انجینئرنگ ڈگری۔ عمر ۱/۳/۶۶ کو ۱/۲ ۱۷ تا ۳۰

انٹرویو ۲۱/۹ تک ہر بدھ کو سیلکشن سینٹر کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ ڈھاکہ و چٹاگانگ میں

(پ۔ٹ ۲۸/۷/۶۶)

۵۔ پاکستان آرمی میں انجینئرس } ڈائریکٹ شارٹ سروس کمشن کور آف انجینئرس میں ۱۰ ابتدائی تنخواہ بطور سیکنڈ لفٹیننٹ ۵۰۰/-۔ نیز سپیشل پراجیکٹ الاؤنس۔ دیگر کمشن ملنے پر بالمقطعہ گرانٹ ۱۵۰۰/- روپے

درخواستیں مجوزہ فارم میں بشمول مصدقہ نقول سندات و دو عدد فوٹو ۱۵/۸/۶۶ تک بنام جی۔ ایچ کیو راولپنڈی۔ فارم نزدیک کے دفتر بھرتی سے (پ۔ٹ ۳/۸/۶۶)

(ناظر تعلیم)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۵ راگست۔ صدر ایوب خان نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان اور روس کے درمیان اس وقت جو دوستانہ مراسم اور مفید تعاون موجود ہے وہ جاری رہے گا۔ اور اسے مزید فروغ حاصل ہوگا۔ انہوں نے یہ بات روس کے صدر مسٹر پوڈگورنی کے دوبارہ انتخاب کے موقع پر مبارکباد کے ایک پیغام میں کہی ہے۔ مسٹر پوڈگورنی کو روسی پارلیمنٹ نے دوبارہ ملک کا صدر منتخب کیا ہے۔

صدر نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ میں آپ کو روس کا دوبارہ صدر منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں میری دعا ہے کہ آپ خوش و خرم رہیں اور ملک و قوم کی خدمت میں آپ کو کامیابی ہو مجھے یقین ہے کہ پاکستان اور روس کے درمیان جو دوستی اور تعاون اس وقت موجود ہے اسے مزید فروغ حاصل ہوگا۔

• راولپنڈی ۵ راگست۔ پاکستان کا ایک چودہ رکنی پارلیمانی وفد ۶ راگست کو چین کے دورے پر جا رہا ہے۔ یہ وفد جس کی قیادت قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان کر رہے ہیں۔ چین میں پندرہ دن قیام کرے گا۔ وفد کے ارکان اپنے قیام کے دوران شمال مشرقی چین میں شنگھائی، پیکنگ، ہنگ چو، اور دیگر شہروں کا دورہ کریں گے سپیکر کے علاوہ وفد کے دیگر ارکان یہ ہیں:۔ الحاج عبداللہ ظہیر الدین لال میاں مخدوم حامد رضا گیلانی، میاں عارف افتخار، کیپٹن گوہر ایوب مسٹر ساجد الحق، مسٹر ظفر مہدی ہاشمی، مسٹر شہاب الدین سرکار، رانا غلام صابر، مولانا محسن الدین، میاں غلام احمد مانیکا، بیگم ڈولی آزاد بیگم حجاب خان اور بیگم عائشہ سردار۔

• راولپنڈی ۵ راگست قومی اسمبلی کا سیکرٹریٹ راولپنڈی سے ڈھاکہ منتقل کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو منتقلی کی سکیم تیار کرے گی اس کمیٹی کے تقرر کا فیصلہ کل صدارتی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا جو صدر ایوب کی زیر صدارت ہوا۔ قومی اسمبلی کا سیکرٹریٹ منتقل کرنے کی کمیٹی وزارت تعمیرات کے سیکرٹری کی سربراہی میں کام کرے گی۔ اس کمیٹی میں قومی اسمبلی کے سیکرٹریٹ اور وزارت خزانہ، مواصلات اور پارلیمانی امور کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔

-:-

ضروری اعلان

جولائی ۱۹۶۶ کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ راگست تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینجر الفضل)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم سیف علی صاحب کل اڈہ لاریاں ربوہ بس پر سامان چڑھاتے ہوئے گر پڑے ہیں جس سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(محمد صادق معتد بخش دارالرحمت غربی ربوہ)

سوانح فی

موتیابند

کا بلا اپریشن علاج۔ کیٹرکٹ کیور مکمل کورس -/۲۵ روپے نصف کورس -/۱۴ روپے خرچ ڈاک (ڈیڑھ روپیہ) بذریعہ منی آرڈر روانہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

درخواستیں مطلوب ہیں

ہمارے یہاں موٹر مکینک کا کام سیکھنے کے لئے اپرنٹس کی چند اسامیاں خالی ہیں خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں ۱۵ راگست تک ارسال کر دیں

عمر ۱۵ تا ۲۰ تعلیم میٹرک (سائنس) کم از کم سیکنڈ ڈویژن

مدت ٹریننگ :- ۳ سال۔

وظیفہ دوران ٹریننگ -/۸۰ روپے تا -/۱۲۰ روپے ماہوار

منتخب شدہ امیدواروں کو ٹریننگ کے دوران کراچی میں رہنا ہوگا۔

مینجر سنٹرل سروس ڈیپارٹمنٹ، شاہنواز لمیٹڈ، ویسٹ وہارف، کراچی

:- پاکستان ویسٹرن ریلوے :-

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کو یو ایس اے میں تیار کنندگان / فراہم کنندگان سے ترجیحی طور پر پاکستان میں ان کے نمائندگان کی وساطت سے حسب ذیل آئٹموں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں:۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم و ڈاک خرچ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
	P6/78/D4 (AID LOAN No. 070)66				
۱	بیٹری آپریٹڈ ٹرکس ۲ عدد	-/۲۵ روپے	۴/۸/۶۶ تا ۲۰/۹/۶۶	۲۱/۹/۶۶ بوقت ۸ بجے صبح	۲۱/۹/۶۶ بوقت ۸½ بجے صبح
۲	ہائی ڈیوٹی ہیڈنگ اینڈ فارجنگ مشینیں ۲ عدد				
۳	ڈیزل انجن ڈریون ایئر کمپریسر ۱ عدد				
۴	ریلوں میں دوبارہ مضبوطی وائبریٹنگ اپریٹس ایک سیٹ				

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (اسپیشل) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے ماسوائے جمعہ کسی بھی کام کے روز ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر، چیک بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیں۔ اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قابل قبول نہ ہوں گے) یو ایس اے۔ میں ٹنڈر دہندگان۔ ٹنڈر دستاویزات بلا معاوضہ دفتر کونسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲۔ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱۔ این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف انہی مجوزہ ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ مقامی فرمیں جو غیر ملکی زرمبادلہ کی مدد کے بغیر ایسی سٹاک پیش کرنے کے قابل ہوں بھی فری ڈیلیوری کراچی یا سٹورز یارڈ (لاہور) بشمول سرکاری ٹیکسوں / ڈیوٹی وغیرہ و دیگر تمام اخراجات کی اساس پر ٹنڈر دے سکتی ہیں۔

۱۸۸۸ (ل) - ۲۰۰۰

اپنے دوستوں کو ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار بنائیے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قرآنِ کریم کی ایک خوبی جو مومن کے دل کو محبت الٰہی سے بھر دیتی ہے

صفاتِ الٰہی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا ایک بصیرت افروز نوٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے "دیباچہ تفسیر القرآن" میں اللہ تعالےٰ کی صفات اور ان کے ظہور کے متعلق نہایت ہی بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی ہے۔ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ اللہ تعالےٰ کی ان صفات کا ذکر کرتے ہوئے جو بنی نوعِ انسان سے تعلق رکھتی ہیں فرماتے ہیں:-

"اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی تمام صفات دو قانونوں کے ماتحت چلتی ہیں۔ وہ صفات جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتی ہیں ان کے باہمی تعاون کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو قانون قرآن شریف میں پیش کئے ہیں۔ ایک قانون کا ذکر رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (اعراف ۱۵۰) کی آیت میں آتا ہے۔ یعنی میری رحمت ہر چیز پر غالب ہے دوسری صفت قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا۔ (نوح آیت ۱۴) تمہیں کیا ہو گیا کہ تم خدا تعالےٰ کے متعلق یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اپنے کاموں میں حکمت کو مدِ نظر رکھتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے ناموں پر سے جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں ایک نام حکیم بھی ہے۔ جو اس مفہوم کے ساتھ ملتے جلتے مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔ ان دو صفات سے ظاہر ہے کہ ہر صفت جو خدا تعالےٰ کی ظاہر ہو گی وہ کسی غرض اور غایت کو پورا کرنے کے لئے ہو گی۔ بلا وجہ نہیں ہو گی۔ دوسرے یہ کہ جہاں کبھی سزا اور رحم کے مطالبے ٹکرا جائیں گے۔ رحم کے پہلو کو ہمیشہ ترجیح دی جائے گی۔ اور سزا کے پہلو کو ہمیشہ اس کے ماتحت رکھا جائے گا درحقیقت قرآن کریم کی یہی وہ خوبی ہے جو ایک مومن کے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھر دیتی ہے اور یہی وہ اصول ہے جو بندے اور خدا میں محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہو جاتا ہے۔ ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے کسی عقل میں نہ آنے والے کفارہ کے مسئلہ کی ضرورت نہیں نہ اس کو کسی شخص کے صلیب پر لٹک کر مر جانے کے مسئلہ پر ایمان لانے کی حاجت ہے جب وہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے اس گُر کو دیکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ہر کام حکمت کے ماتحت ہوتا ہے، ہر کام کسی غرض اور غایت کے لئے ہوتا ہے اور ہر کام کی جائز اور معقول سبب کے لئے ہوتا ہے اور یہ کہ باوجود اس کے جب ایک کمزور انسان کمزوری دکھا جاتا ہے اور اس کے دل میں ندامت اور شرم پیدا ہوتی ہے تو خدا تعالےٰ کی محبت اور خدا تعالےٰ کا غفران اس کو ڈھانک لیتا ہے۔ تو اس کا دل بیتاب ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف جھک جاتا ہے اور جب ایک مسلمان اس بات کو دیکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ باوجود خالق اور مالک ہونے کے بندے کے قصوروں کو معاف کرتا اور اس کی غلطیوں سے درگزر کرتا اور اس کی ترقی کے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی سزا دکھ دینے اور ذلیل کرنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ وہ بندے کی اصلاح اور ترقی کے لئے ہوتی ہے، جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کا خدا اس کی توبہ قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے، وہ اس کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے اور توبہ اور ندامت کے بعد گناہوں کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے، جب وہ دیکھتا ہے کہ باوجود عظیم الشان ہونے کے اور نہایت ہی بالا ہستی ہونے کے وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور اس کے دل میں اسے ملنے کا جتنا شوق ہے اس سے کہیں زیادہ خدا تعالےٰ کو اس سے ملنے کا شوق ہے تو ان کا دل محبت اور پیار سے بھر جاتا ہے اور وہ بے اختیار ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اس سے بھی زیادہ شوق سے جس شوق سے ایک بچہ اپنی ماں کی طرف جھکتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ بھی ایسے انسان کی طرف محبت سے جھکتا ہے اس ماں کی محبت کی نسبت سے بھی زیادہ شدید محبت سے جو اپنے روتے ہوئے بچے کی طرف بھاگتی ہے۔" (تفسیر القرآن صفحہ ۱۱۲)

نہایت ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ملاقاتوں کے لئے ہفتہ میں چار دن مقرر فرمائے ہیں۔ چنانچہ آئندہ حضور سے ملاقات صرف ہفتہ، اتوار، بدھ اور جمعرات کو ہوا کرے گی۔

ہر چند کہ ایسے اعلان پہلے بھی شائع کئے گئے ہیں پھر بھی بیرون جات سے احباب ایسے دنوں میں تشریف لے آتے ہیں جن میں ملاقات نہیں ہوتی اور پھر اصرار کرتے ہیں کہ انہیں ملاقات کا موقعہ ضرور دیا جائے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان احباب پر اچھی طرح واضح کریں کہ حضور کی ملاقات کے خواہشمند احباب صرف ملاقات کے مقررہ دنوں میں ہی تشریف لائیں۔ اور دوسرے ایام میں ربوہ آنے والے احباب ملاقات کے لئے اصرار نہ کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

مجالس انصار اللہ کوئٹہ و قلات کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ کوئٹہ و قلات کا تربیتی اجتماع انشاء اللہ العزیز

۲۰، ۲۱ اگست ۱۹۶۶ء

کو کوئٹہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں دیگر علماء سلسلہ کے علاوہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس مرکز کی نمائندگی خصوصی کے طور پر شرکت فرمائیں گے۔ کوئٹہ اور قلات کے جملہ انصار اس اجتماع میں شرکت فرما کر مستفید ہوں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

بھارت میں اقلیتوں سے غیر انسانی سلوک کیا جا رہا ہے

پاکستان پر میزو قبائل کی امداد کا الزام غلط ہے: صدر ایوب

لاہور ۱۶ اگست۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت اقلیتوں کے ساتھ بدسلوکی روا رکھتی ہے اور اپنے عوام کی بہبود پر کوئی توجہ نہیں دے رہی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اپنی اس کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو بدنام کر رہا ہے۔ انہوں نے اس الزام کی پرزور تردید کی کہ پاکستان میزو قبائل کو تربیت دے رہا ہے تاکہ وہ بھارت میں خلفشار پیدا کریں۔

صدر ایوب نے کل راولپنڈی سے لاہور پہنچنے پر ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ بھارت میزو قبائل کو بالجبر پاکستان کی سرحدوں کے اندر دھکیل دیتا ہے اور یہ لوگ پاکستان پر بوجھ بن جاتے ہیں لیکن ہم ان سے کیا سلوک کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ان قبائل کو گولی نہیں مار سکتا کیونکہ ہمارے دل اتنے سخت نہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان ایک پرامن ملک ہے اور ہم اپنی سرحدوں پر امن و امان چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے اس پروپیگنڈے میں کوئی صداقت نہیں کہ ہم میزو قبائل کو تربیت دے رہے ہیں۔

درخواستِ دعا

عزیز چوہدری افتخار احمد صاحب ایم ٹیکنیکل انسپیکٹر جہلم کی بیگم صاحبہ جو محترم چوہدری محمد نقی صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں ، کو موٹر کے حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں وہ سی ایم۔ ایچ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (غلام محمد اختر ناظر دیوان)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲